www.alkalam.pk

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وسعت طلب کرنے پر تنبیہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گذر کی حالت

کمپوزنگ: عبیداللہ صدیقی

نوٹ: یہ واقعہ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ کی کتاب حکایاتِ صحابہؓ سے ماخوذ ہے۔

بیویوں کی بعض زیادتیوں پر ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھالی تھی کہ ایک مہینہ تک انکے پاس نہ جاؤں گا تاکہ ان کو تنبیہ ہو اور علیحدہ اوپر ایک حجرہ میں قیام فرمایا تھا۔ لوگوں میں یہ شہرت ہوگئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو طلاق دے دی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت اپنے گھر میں تھے۔ جب یہ خبر سنی تو دوڑے ہوئے تشریف لائے، مسجد میں دیکھا کہ لوگ متفرق طور پر بیٹھے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رنج اور غصہ کی وجہ سے رو رہے ہیں۔ بیبیاں بھی سب اپنے اپنے گھروں میں رو رہی ہیں۔ اپنی بیٹی حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لے گئے وہ بھی مکان میں رو رہی تھیں۔ فرمایا کہ اب کیوں رو رہی ہے، کیا میں ہمیشہ اس سے ڈرایا نہیں کرتا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کی کوئی بات نہ کیا کر۔ اس کے بعد مسجد میں تشریف لائے۔ وہاں ایک جماعت منبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی۔ تھوڑی دیر وہاں بیٹھے رہے مگر شدتِ رنج سے بیٹھا نہ گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم جس جگہ تشریف فرما تھے اس کے قریب تشریف لے گئے اور حضرت رَباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک غلام کے ذریعہ سے جو دو باری کے زینہ پر پاؤں لٹکائے بیٹھے تھے اندر حاضری کی اجازت

چاہی۔ انہوں نے حاضرِ خدمت ہوکر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے اجازت مانگی مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا، کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت رَباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آکر یہی جواب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دے دیا کہ میں نے عرض کر دیا تھا مگر کوئی جواب نہیں ملا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مایوس ہوکر منبر کے پاس آبیٹھے، مگر بیٹھا نہ گیا تو پھر تھوڑی دیر میں حاضر ہوکر حضرت رَباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعہ سے اجازت چاہی۔ اسی طرح تین مرتبہ پیش آیا کہ یہ بیتابی سے غلام کے ذریعہ حاضری کی اجازت مانگتے، اُدھر سے جواب میں سکوت اور خاموشی ہی ہوتی۔ تیسری مرتبہ جب لوٹنے لگے تو حضرت رَباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آواز دی اور کہا کہ تمہیں حاضری کی اجازت ہوگئی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر خدمت ہوئے تو دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک بوریئے پر لیٹے ہوئے ہیں جس پر کوئی چیز بچھی ہوئی نہیں ہے اس وجہ سے جسم اطہر پر بوریئے کے نشانات بھی اُبھر آئے ہیں۔ خوبصورت بدن پر نشانات صاف نظر آیا ہی کرتے ہیں اور سرہانے ایک چمڑے کا تکیہ ہے جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سلام کیا اور سب سے اوّل تو یہ پوچھا: کیا آپ نے بیویوں کو طلاق دے دی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ اس کے بعد میں نے دل بستگی کے طور پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم قریشی لوگ عورتوں پر غالب رہتے تھے مگر جب مدینہ آئے تو دیکھا کہ انصار کی عورتیں مردوں پر غالب ہیں۔ اُن کو دیکھ کر قریش کی عورتیں بھی اس سے متاثر ہوگئیں۔ اس کے بعد میں نے ایک آدھ بات اور کی جس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور پر تبسّم کے آثار ظاہر ہوئے۔ میں نے دیکھا کہ گھر کا کُل سامان یہ تھا: تین چمڑے بغیر

دِباغت دیئے ہوئے اور ایک مٹّھی جَو ایک کونے میں پڑے ہوئے تھے۔ میں نے اِدھر اُدھر نظر دوڑا کر دیکھا تو اس کے سوا کچھ نہ ملا۔ میں دیکھ کر رو دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیوں رو رہے ہو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں نہ روؤں کہ یہ بوریئے کے نشانات آپ کے بدن مبارک پر پڑ رہے ہیں اور گھر کی کُل کائنات یہ ہے جو میرے سامنے ہے۔ پھر میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیجئے کہ آپ کی اُمت پر بھی وسعت ہو۔ یہ روم و فارس بے دین ہونے کے باوجود کہ اللہ کی عبادت نہیں کرتے اُن پر تو یہ وسعت، یہ قیصر و کسریٰ تو باغوں اور نہروں کے درمیان ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول اور اس کے خاص بندہ ہو کر یہ حالت۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے ہوئے لیٹے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ بات سن کر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ عمر کیا اب تک اس بات کے اندر شک میں پڑے ہوئے ہو؟ سنو! آخرت کی وسعت دنیا کی وسعت سے بہت بہتر ہے۔ ان کفار کو طیبات اور اچھی چیزیں دنیا میں مل گئیں اور ہمارے لئے آخرت میں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے استغفار فرمائیں کہ واقع میں نے غلطی کی۔ (فتح)

فائدہ: یہ دین و دنیا کے بادشاہ اور اللہ کے لاڈلے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز عمل ہے کہ بوریئے پر کوئی چیز بچھی ہوئی بھی نہیں۔ نشانات بدن پر پڑے ہوئے ہیں۔ گھر کے ساز و سامان کا حال بھی معلوم ہو گیا اس پر ایک شخص نے دعا کی درخواست کی تو تنبیہ فرمائی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کسی نے پوچھا تھا کہ آپ کے گھر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر ہ کیسا تھا؟ فرمایا کہ ایک چمڑہ کا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سے بھی کسی نے پوچھا کہ آپ کے گھر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بستره کیسا تھا؟ فرمایا کہ ایک ٹاٹ تھا جس کو دوہرا کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے بچھا دیتی تھی۔ ایک روز خیال ہوا کہ اگر اس کو چوہرا کر کے بچھا دوں تو زیادہ نرم ہو جائے۔ چنانچہ ہم نے بچھا دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کو فرمایا کہ رات کیا بچھا دیا تھا۔ ہم نے عرض کیا کہ وہی ٹاٹ تھا، اس کو چوہرا کر دیا تھا۔ فرمایا: ''اس کو ویسا ہی کر دو جیسا پہلے تھا، اُس کی نرمی رات کو اُٹھنے میں مانع بنتی ہے''۔ (شمائل)

اب ہم لوگ اپنے نرم نرم اور روئیں دار گدوں پر بھی نگاہ ڈالیں کہ اللہ نے کس قدر وسعت فرما رکھی ہے اور پھر بھی بجائے شکر کے ہر وقت تنگی کی شکایت ہی زبان پر رہتی ہے۔

پیشکش: ابوزبیر

[www_alkalam_pk@yahoo.com]